یہ اپنی خوش نصیبی ہے کہ پھر ماہ صیام آیا!

تحریر: محمد رمضان جانباز سلفی فیصل آباد

رمضان المبارک کا مہینہ سایہ فگن ہوتے ہی رحمت الٰہی کا خصوصی نزول شروع ہو جاتا ہے۔ بانصیب اور سعادت مند ہیں وہ لوگ جو اس ماہ مبارک کی برکات اپنے دامن میں سمیٹتے ہیں اس مبارک و مقدس مہینے کی بزرگی اور فضیلت قرآن اس آیت سے بھی معلوم ہوتی ہے کہ ...... "شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن" رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن نازل ہوا۔ (بقرہ ۱۸۵)

اور آقائے کائنات اس ماہ مبارک کی برکات کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ...... "اذاجاء رمضان فتحت ابواب الجنۃ" جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (صحیح بخاری کتاب الصوم)

اور ایک روایت میں یہ الفاظ بھی مذکور ہیں کہ...... "اذا دخل شھر رمضان فتحت ابواب السماء وغلقت ابواب جھنم وسلسلت الشیاطین" جب رمضان کا مہینہ شروع ہو جاتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطان زنجیروں میں جکڑ دیئے جاتے ہیں۔ (ایضاً)

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جب آسمان کے دروازے کھل گئے تو پھر رحمت ہی رحمت نازل ہوتی ہے اس موقع کو غنیمت جانتے ہوئے کیوں نہ رحمت الٰہی سے دامن بھرے جائیں اور اپنے لئے مغفرت طلب کی جائے۔ آقائے دوجہاں ﷺ کا فرمان مبارک ہے کہ...... "وھو شھر اولہ رحمۃ واوسطہ مغفرۃ واخرہ عتق من النار" یہ ایک (رمضان المبارک) ایسا مہینہ ہے جس کے اول میں رحمت درمیان میں مغفرت اور آخر میں دوزخ سے آزادی ملتی ہے۔ (مشکوۃ کتاب الصوم)

مذکورہ فرمان مصطفےٰ ﷺ کے پیش نظر رمضان المبارک میں کثرت سے نیک افعال اور ذکر الٰہی کرنا چاہئے فرمان رسول ہاشمی ﷺ ہے کہ...... "ذاکر اللہ فی رمضان مغفور لہ و سائل اللہ فیہ لایخیب" رمضان میں اللہ کا ذکر کرنے والا بخشا جاتا ہے اور اللہ سے مانگنے والا محروم نہیں رہتا۔ (طبرانی و ترغیب)

اور حدیث میں ہے کہ رمضان کی اول رات اللہ کی طرف سے منادی کرنے والا آواز لگاتا ہے کہ "یاباغی الخیر اقبل و یاباغی الشر اقصر" اے بھلائی کے طالب آگے بڑھ اور اے برائی کرنے والے اب رک جا۔ (ترمذی ابن ماجہ مشکوۃ کتاب الصوم)

ابن ماجہ میں ہے کہ یہ مہینہ آیا ہے اس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینے سے بہتر ہے جو شخص اس رات کی خیر و برکت سے محروم رہا وہ ہر طرح کی خیر و برکت سے محروم رہا اور اس کی برکات سے صرف وہ شخص ہی محروم رہتا ہے جو (ہر قسم کی سعادتوں سے) محروم ہے۔ (مشکوۃ کتاب الصوم)

ایک موقع پر نبی علیہ السلام رمضان المبارک کی بزرگی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ...... "فاذا جاء رمضان فاعتمری فان عمرۃ فیہ تعدل حجۃ" اچھا جب رمضان آئے تو عمرہ کرلینا اور اس کا ثواب بھی حج کے برابر ہے (صحیح مسلم)

اس ماہ مبارک کے فضائل و مناقب کہاں تک لکھے جائیں کہ جس سے ہر نیک عمل کا اجر بے حد کثیر ہے۔ لیکن اس کے باوجود ہم اس کی قدر اور پروا نہیں کرتے اور رمضان المبارک کو ویسے ہی لاپرواہی سے گزار دیتے ہیں اسے اپنی بدنصیبی کہئے کیونکہ حدیث مبارک میں ہے کہ...... "من ادرک رمضان فلم یغفر لہ" جو آدمی رمضان المبارک کا مہینہ پانے کے باوجود اپنے گناہوں کی بخشش حاصل نہ کرسکا تو اسکے لئے ہلاکت ہے۔ (رواہ حاکم)

لہٰذا اس ہلاکت سے بچنے کے لئے پختہ عزم کریں کہ اب کے بار رمضان کا پورا حق ادا کریں گے اور خیر و بھلائی میں بڑھ چڑھ کر کوشش و جستجو سے حصہ لیں گے اور اسکے ساتھ ساتھ "حور عین" کی یہ خواہش اور دعا بھی ضرور پیش نظر رہنی چاہئے۔ آقائے کائنات ارشاد فرماتے

ہیں کہ جنت کو ایک رمضان سے دوسرے رمضان تک مزین کیا جاتا ہے پھر جب رمضان کا پہلا دن ہوتا ہے تو عرش کے نیچے سے جنت کے درختوں کے پتوں سے حور عین پر ہوا چلتی ہے تو حوریں کہتی ہیں "یا رب اجعل لنامن عبادک ازواجا تقربهم اعيننا و تقرا عينهم بنا" اے ہمارے رب تو اپنے بندوں میں سے ہمارے خاوند بنادے کہ جن سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور ہماری وجہ سے ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔ (بیہقی، مشکوۃ کتاب الصوم)

یہ تو رمضان المبارک کے ماہ مبارک کے فضائل ومناقب تھے جہاں تک روزہ اور روزے دار کی فضیلت کی بات ہے تو اس سلسلے میں رسول مقبول ﷺ کی زبان مقدس سے ارشاد ہوتا ہے کہ "من صام رمضان ايمانا واحتسابا غفرله ما تقدم من ذنبه" جو کوئی ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے روزے رکھے اس کے سابقہ گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں (صحیح بخاری کتاب الصوم)

ایک روایت میں آپ ؐ فرماتے ہیں کہ روزہ اور قرآن قیامت کے روز بندے کے لئے سفارش کریں گے روزہ کہے گا اے میرے رب میں نے اس بندے کو کھانے پینے اور اپنی خواہشات سے روکے رکھا لہٰذا اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما اور قرآن کہے گا اے میرے رب میں نے اس بندے کو رات (قیام کے لئے) سونے سے روکے رکھا لہٰذا اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما۔ چنانچہ دونوں کی سفارش قبول کی جائے گی (احمد وطبرانی)

حضرت ابو سعید ؓ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا جو بھی بندہ اللہ کی راہ میں اللہ کے لئے روزہ رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے اس کے چہرے کو آگ سے ستر خریف (۲۱۰ میل) دور کردیتا ہے (بخاری وطبرانی)

نبی ﷺ کا ایک اور ارشاد ہے کہ ...... جنت کا ایک دروازہ ہے جس کا نام ریان (سیرابی) ہے قیامت کے روز آواز دی جائے گی کہ روزہ دار کہاں ہیں؟ وہ اٹھ کھڑے ہوں گے ان کے سوا اس میں سے کوئی اور داخل نہ ہوگا جب وہ داخل ہوجائیں گے تو یہ دروازہ بند کردیا جائے گا
(صحیح بخاری کتاب الصوم)

روزہ ایک ایسا عمل ہے کہ کہ اس کی جزا اللہ رب العزت خود عطا فرمائیں گے۔ حدیث مبارکہ میں مذکور ہے کہ آدمی کے ہر نیک عمل کا ثواب دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک بڑھا کردیا جاتا ہے لیکن روزے کے ثواب کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "الصوم فانہ لی وانا اجزی بہ" روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔ روزہ دار اپنی ساری خواہشات اور کھانا پینا صرف میری خاطر چھوڑتا ہے۔ روزہ دار کو دو خوشیاں حاصل ہوتی ہیں ایک روزہ افطار کرتے وقت اور دوسری خوشی اپنے رب کے ساتھ ملاقات کے وقت۔ نبی علیہ السلام مزید فرماتے ہیں کہ ...... روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کو مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ پسند ہے۔ روزہ ڈھال ہے لہٰذا جب کسی کا روزہ ہو تو فحش گوئی اور بیہودہ باتیں نہ کرے اگر کوئی اسے برا بھلا کہے یا لڑنے کی کوشش کرے تو اسے کہدے کہ میں روزے سے ہوں (بخاری و مسلم مشکوۃ کتاب الصوم)

روزے کی اس قدر و منزلت اور فضیلت کے باوجود بعض روزے دار مختلف اندازو اطوار یعنی جھوٹ، فریب، دھوکہ، غیبت، بے حیائی وغیرہ سے روزے کے اجر سے محروم رہتے ہیں اور بعض روزے دار تو ایسے بھی ہیں جو روزہ رکھ کر ویڈیو اور سینما پر فحش فلمیں دیکھتے ہیں اور ان میں آبرو باختہ عورتوں کے عریانی و فحاشی کے مناظر دیکھ کر بڑے محظوظ و مسرور ہوتے ہیں لہٰذا یہ لوگ روزے کی "اصل روح" سے ناآشنا ہیں کیونکہ روزہ تو انسان کے اندر تقویٰ پیدا کرتا اور برائی سے روکتا ہے چنانچہ روزہ رکھ کر بھی جو برائی سے نہیں رکتا تو اسے بھوکا پیاسا رہنے کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ ایسے ہی بدپرہیز "شتر بے مہار" روزے دار کے متعلق نبی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ...... "کم من صائم لیس لہ من صیامہ الا الظماء" بہت سے روزے دار ایسے ہیں کہ ان کو ان کے روزے سے سوائے پیاسا رہنے کے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ (دارمی)

ایک اور فرمان رسول ﷺ ہے کہ .... "من لم یدع قول الزور والعمل بہ فلیس للہ حاجۃ فی ان یدع طعامہ و شرابہ" جو شخص جھوٹ بات کرنا اور برے کام کرنا نہ چھوڑے تو اس کے کھانے پینے کو چھوڑ دینے کی اللہ

تعالیٰ کوئی ضرورت نہیں ہے (بخاری کتاب الصوم)

اور ایک حدیث میں ہے کہ...... "لیس الصیام من الاکل والشرب انما الصیام من اللغو والرفث" روزہ کھانے پینے سے رکنے کا نام نہیں بلکہ بیہودہ اور فحش کاموں سے رکنے کا نام ہے (رواہ ابن خزیمہ)

ہمیں امید ہے کہ ایسے دوست جو مناہی و منکرات کے کاموں میں مشغول ہو کر روزے کا اجر ضائع کردیتے ہیں ان مذکورہ احادیث کو پیش نظر رکھتے ہوئے ضرور اصلاح کریں گے۔ ان شاء اللہ

رمضان المبارک میں ایک چیز یہ بھی دیکھنے کو ملتی ہے کہ بعض عورتیں اپنے بچوں کو روزہ سے منع کرتی ہیں کہتی ہیں کہ بیٹا تو کارخانے میں بڑا سخت کام کرتا ہے روزہ چھوڑدے، تین رکھ لینا وہی تیس کے برابر ہیں اور بعض لوگ تو آخری جمعہ کا روزہ ہی رکھتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہم نے بڑا معرکہ مارا ہے اور کئی بدنصیب تو ایسے بھی ہیں جو اور تو سب دنیاوی کام کئے جائیں گے جب روزہ رکھنے کو کہا جائے تو کہتے ہیں کہ ہمارا دل بڑا کمزور ہے ہم سے بھوک برداشت نہیں ہوتی۔ ان لوگوں نے شاید شریعت کو اپنا تابع سمجھ رکھا ہے انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ شریعت محمدی کسی کے گھر کی نہیں بلکہ اس کے احکامات کی پیروی ہر مسلمان پر لازمی ہے لہٰذا فرض روزہ رکھنا شریعت کا حکم ہے اور شریعت کے حکم سے انکار بہت بڑا گناہ ہے اور پھر اسلام کے ایک اہم رکن روزہ کا بے جا ترک "لم یقض صیام الدھر وان صامہ" جس نے بلاعذر یا بلامرض ایک روزہ بھی ترک کردیا تو ساری عمر کے روزے بھی اس کا کفارہ نہیں بن سکتے۔ (بخاری)

رمضان المبارک میں بعض نام نہاد مسلمان ماہ مبارک کے تقدس کو پامال کرتے ہوئے "روزہ خوروں" کے لئے پراٹھے اور دیگر خورد و نوش کی اشیاء کارخانوں اور فیکٹریوں میں لئے پھرتے ہیں یہ خود بھی گنہگار ہوتے ہیں اور دوسروں کو بھی اپنے ساتھ شریک کرتے ہیں اور بعض ہوٹل چائے سگریٹ پان وغیرہ والے اپنی دکان کے آگے پردے تان کر کھلے عام دکانداری کرتے ہیں اور کئی روزہ خور کھلے عام کھانے پینے اور حقہ پان سگریٹ پینے کو فخر اور بہادری

سمجھتے ہیں کاش کہ...... یہ لوگ روزے کی فضیلت کو جانتے اور اس طرح ماہِ رمضان المبارک کے تقدس کو پامال نہ کرتے۔ حضرت عمرؓ نے رمضان میں شراب میں مدہوش آدمی سے فرمایا تھا کہ بدنصیب ہمارے بچے تو روزے سے ہیں اور تو نے شراب پی رکھی ہے پھر اسے حد لگائی (بخاری کتاب الصوم)

اس واقعہ سے ثابت ہوا کہ بچوں کو بھی روزہ رکھوانا چاہئے تاکہ انہیں بھی عادت پڑے صحیح بخاری میں ہی مذکور ہے کہ حضرت ربیع کہتے ہیں کہ ہم خود بھی روزہ رکھتے ہیں اور اپنے بچوں کو بھی رکھواتے ہیں اور ان کے کھیلنے کے لئے اون کا ایک کھلونا بنا دیتے تھے جب ان بچوں میں سی کوئی بچہ کھانے کے لئے روتا تو ہم وہ کھلونا اسے دے دیتے۔ وہ اس سے بہل جاتا حتیٰ کہ روزہ کھولنے کا وقت ہو جاتا (ایضاً)

اس بات سے پتہ چلتا ہے کہ صحابہ کرامؓ اپنے بچوں کو اسلامی احکامات و فرائض پر عمل پیرا ہونے کی عادت ڈالنے کا بڑا ہی اہتمام کرتے تھے جبکہ اب صورت حال یہ ہے کہ ہمارے اندر ایسی چیزیں مفقود ہوتی نظر آرہی ہیں الحمد اللہ ہم مسلمان ہیں اور ہمیں اسلامی احکامات پر عمل کرنا چاہئے اور پھر رمضان المبارک تو ہمارا مہمان مہینہ ہے ہمیں چاہئے کہ ہم اس ماہ مبارک میں دن کو روزہ رکھ کر اور رات کو قیام کرکے اس کی "میزبانی" کا مکمل حق ادا کریں ایک مسلمان ہونے کے ناطے ہم نے یہ چند باتیں اپنے دوستوں کی خدمت میں پیش کی ہیں امید ہے کہ وہ اس "جسارت" پر "نظر کرم" فرماتے ہوئے اسلامی احکامات پر عمل پیرا ہوں گے انشاء اللہ صدق دل سے دعا ہے کہ اللہ رب العزت ہمیں رمضان المبارک کی برکات زیادہ سے زیادہ اپنے دامن میں سمیٹنے کی توفیق دے آمین عاجز نے کیا خوب کہا ہے کہ......

یہ اپنی خوش نصیبی ہے کہ پھر ماہ صیام آیا
خدائے پاک کی جانب سے رحمت کا پیام آیا